اداریہ

جہاتُ الاسلام کا شمارہ (جنوری۔ جون ۲۰۱۷ء) پیش خدمت ہے۔ مجلّہ میں حسبِ سابق تینوں زبانوں (اردو، عربی اور انگریزی) میں مقالات کا ایک مجموعہ ترتیب دیا گیا ہے۔ مقالات کے انتخاب میں ایچ۔ای۔سی۔ کے قواعد وضوابط کو پوری طرح ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔

اسلام ایک عالم گیر اور دائمی دین کے طور پر دنیا میں آیا ہے۔ دین اسلام کا ایک حسن اعتدال و توازن ہے۔ جو عقیدہ و عبادت سے لے کر اخلاق و معاملات پر محیط ہے۔ یہی وہ پہلو ہے جو اسے دیگر ادیان و مذاہب سے ممتاز کرتا ہے۔ مگر کچھ عرصہ سے وطن عزیز میں انتہا پسندی اور تنگ نظری کا رجحان فروغ پا رہا ہے۔ جس کا مظاہرہ عقیدہ وعبادات، سیاست ومعاشرت اور معاملات میں بھی ہو رہا ہے۔ محض سنی سنائی باتوں پر یقین کر لینا اور کسی بھی شخص پر مذہبی انتہا پسندی اور گستاخی رسول ﷺ کا الزام عائد کر کے اس کی جان کے درپے ہو جانا معمول کی بات ہے۔ سال رواں میں ایسے متعدد واقعات رونما ہو چکے ہیں۔

ایک مسلمان خواہ وہ کتنا ہی بے عمل کیوں نہ ہو رسول اکرم ﷺ پر ایمان اور ادب واحترام لازم وملزوم کا درجہ رکھتا ہے اور آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ حالانکہ قرآن کریم میں واضح طور پر یہ حکم دیا گیا ہے کہ اے اہلِ ایمان! جب تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو اس کی خوب تحقیق کر لیا کرو کہ کہیں ان جانے میں کسی کو گزند نہ پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر نادم ہو، اسی طرح آپ کا یہ ارشاد گرامی کہ انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ سنی سنائی بات پر یقین کر لے۔

بلا شبہ برقی ذرائع خصوصاً سوشل میڈیا بہت تیزی سے پھیل رہے ہیں مگر اس کی ہر خبر مستند نہیں ہے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ زیادہ تر خبریں فرضی اور لایعنی ہوتی ہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ ایسے میں ریاست کے تمام اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس طرح کے رویوں کو معاشرے میں پنپنے سے روکیں۔ عدلیہ اپنا کردار ادا کرے، انتظامیہ اپنی ذمہ داریوں کو نبھائے۔ قانون سازی کے ذریعے ایسے مجرم ذہنیت کے لوگوں کو قانون کے شکنجے میں لائے۔ اس کے ساتھ ساتھ تعلیمی اداروں کا بھی نہایت کلیدی کردار ہے۔ جہاں تعلیمی نصاب بچوں کی ذہن سازی کرتا ہے وہیں استاد

اپنی راست فکر سے ملی اور قومی سوچ پیدا کرتا ہے۔ بالخصوص اعلیٰ تعلیمی ادارے اس اعتدال و توازن میں اپنا مثبت کردار بہتر طور پر سرانجام دے سکتے ہیں۔ جامعات اپنے نصاب میں ایسی تبدیلیاں لائیں جس سے نوجوان نسل اسلام اور پاکستان کا بہتر مستقبل بن سکے اور دنیا کے لیے امن، رواداری اور اعتدال و توازن کا پیغام بر ثابت ہو سکے۔

جہات الاسلام کی ہمیشہ سے پالیسی رہی ہے کہ وہ اپنے علمی لوازمے میں ایسی تحریرات کا انتخاب کرتا ہے جس میں اسلام کی حقیقی تعلیمات اجاگر ہوں، علمی ورثہ کی تعبیرات و تشریحات مسلمہ انداز میں سامنے آئیں۔ یہی وجہ ہے کہ زیر نظر مجلّہ میں تفسیر و حدیث فقہ و سیرت کے علاوہ ایسے مقالات بھی شامل اشاعت ہیں جن کا مقصد وطن عزیز سے فکری انتہا پسندی کا خاتمہ ہے۔

جہات الاسلام نے ٹھیک دس سال قبل (جولائی۔دسمبر ۲۰۰۷ء) میں اپنے سفر کا آغاز کیا۔ جو اہداف و مقاصد مجلّہ کی اشاعت میں پیش نظر تھے۔ مجلّہ بہتر سے بہتری کی طرف سفر رواں دواں ہے۔ الحمد للہ باقاعدگی اور معیار کی بدولت بہت جلد علمی حلقوں میں اسے شناخت مل گئی۔ مجلّہ کے سیرت نمبر کو صدارتی ایوارڈ سے بھی نوازا گیا اور ۲۰۱۰ء سے ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان کی طرف سے درجہ وائی (Y) میں منظور کر لیا گیا۔ اس میں جہاں وطن عزیز کے قلمی معاونین کا حصہ ہے وہیں بیرون ملک اہل علم کا بھی نمایاں کردار ہے کہ جو نہ صرف اپنی قلمی کاوشوں سے مجلّہ کے معیار کو قائم رکھے ہوئے ہیں بلکہ خطوط، ای میلز، فیس بک وغیرہ کے ذریعے اپنی آراء کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اس پر ہم اپنے رب کے حضور سجدہ شکر بجا لاتے ہیں اور اپنے قلمی معاونین اور قارئین کرام کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

اس کی باقاعدہ اور معیاری اشاعت میں ہماری ادارتی ٹیم بالخصوص مدیر ڈاکٹر محمد عبداللہ (شیخ زاید اسلامک سینٹر) کا نہایت اہم کردار ہے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل و کرم سے ترقی اور کامیابی کا یہ سفر جاری و ساری رہے گا۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ مجلّہ کے تدوینی و علمی معیار پر اپنی رائے کا اظہار کریں اور اگر اس کی بہتری کے لیے کچھ تجاویز دے سکیں تو ہم ان کے نہایت شکر گزار رہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقائق کی معرفت عطا فرمائے۔

ڈاکٹر طاہرہ بشارت

مدیرۂ اعلیٰ